THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان
ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عہ
بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلّمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۱ | مورخہ ۲۸ - اگست ۱۹۲۴ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ محرم ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں الحمد للہ خیریت ہے (۲) حضرت خلیفہ اول رضؓ کے اہل و عیال بخیریت ہیں (۳) حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ خیریت سے ہیں۔ ہر دو انگریزی مضامین کے آخری پروف قادیان سے بھجوائے جاچکے ہیں (۴) حضرت صاحب کے ساتھ جانیوالے احباب کے گھروں میں خیریت ہے (۵) میر محمد اسحٰق صاحب کی لڑکی حمیدہ بیگم بعارضہ نمونیا بیمار ہے۔ احباب دُعا فرمادیں (۶) ۲۵ اگست سے مدرسہ احمدیہ کھل گیا ہے۔ اساتذہ آگئے ہیں۔ مولوی ارجمند خان صاحب چھٹیاں ختم ہو جانے کی وجہ سے میدان ارتداد سے واپس آگئے ہیں (۷) سردار خزان سنگھ صاحب نے کیس بالکل صاف کرادئے ہیں۔ (۸) ۲۳ تاریخ موضع سکھواں کے ایک اور مذہبی سکھ نے اسلام قبول کیا۔ جسے جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کلمہ شہادت پڑھایا اور عبد الستار نام رکھا۔ حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب نے اُسے اور دیگر نومسلموں کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی (۹) چوہدری مولاداد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس ستارچور سے۔ شیخ یوسف علی صاحب بی اے میدان ارتداد آگرہ سے اور برادر عطاء اللہ صاحب لاہور سے تشریف لائے (۱۰) یہ خبر افسوس سے سُنی جائیگی۔ کہ شیخ فضل کریم صاحب جو نہایت مخلص اور دیندار احمدی تھے دو ماہ کی علالت کے بعد دہلی میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ شیخ صاحب پہلے حیدر آباد دکن میں ملازم تھے۔ اور اب دہلی میں اپنی سرکاری

لنڈن سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حالاتِ سفر پر مشتمل تار

دمشق میں توقع سے بڑھ چڑھ کر کامیابی

احمدیت کے متعلق عظیم الشان ہلچل

بہ تار ۲۱ راگست ۱۲ بج کر ۵۵ منٹ پر لنڈن سے پروفیسر نیرؔ صاحب نے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب دیا۔ جو ۲۲ راگست ۸ بج کر ۳۵ منٹ پر صبح بٹالہ اور عشاء کے وقت قادیان پہنچا۔

(۱) آپ کا تار اور خطوط ملے۔ لیکن میرے گھر والوں کا کوئی خط نہیں ملا۔ یہ سب دفتر والوں کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ قادیان کے اخبارات اور ریویو کے پرچے بھی نہیں ملے۔ اپنے لوگوں سے اس سلوک کی توقع نہ تھی (حضور کو یہاں سے ڈاک و اخبارات باقاعدہ ہر ہفتہ حسب ہدایت بھیجے جاتے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض ڈاکیں وقت پر نہیں پہنچیں۔ جس سے حضور کو تشویش پیدا ہوئی)

(۲) دس روز سے مجھے اسہال سے سخت تکلیف ہے۔ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی

دوائی یا تو اثر ہی نہیں کرتی۔ یا اُلٹا اثر ہوتا ہے۔ کمزوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے ؎

(۳) میں اور رفقاء برنڈزی (بندرگاہ اٹلی) پہنچے لیکن سیال (چوہدری فتح محمد صاحب) اور عرفانی (شیخ یعقوب علی صاحب) حیفہ (شام) میں ریل گاڑی سے رہ جانے کے سبب ساتھ نہیں آسکے (انشاء اللہ بعد میں ایک ہفتہ تک پہنچ جائینگے۔ ایڈیٹر)

(۴) دمشق میں توقع سے بہت بڑھ چڑھ کر کامیابی ہوئی (الحمدللہ) علماء ہماری کامیابی کو دیکھ کر خوف زدہ ہوگئے اور یکے بعد دیگرے ہمارے پاس آکر التجا کی۔ کہ ملک کے سکون میں خلل انداز نہ ہوں۔ کیونکہ عرب لوگ احمدی نہیں ہونے کے۔ اس میں جب علماء نا اُمید ہوگئے۔ تو پھر انہوں نے شرارت کا پہلو اختیار کیا۔ لیکن پریس (اخبارات) کو ہمارے معاملہ میں بہت دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اور چار روزانہ اخباروں کے نمائندے ملاقات کے لئے آتے رہے۔ بعض ملاقاتیں گھنٹوں تک رہیں۔ اخبارات نے لمبے لمبے توصیفی مضامین شائع کئے۔ دمشق کے تعلیم یافتہ طبقے نے نہایت گہری دلچسپی لی۔ تمام وہ اخبارات جن میں ہمارے مشن کے متعلق خبریں اور مضامین نکلتے تھے۔ کثرت سے فوراً فروخت ہوجاتے تھے۔ ملاؤں نے فساد پیدا کرنے اور فتنہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ نے ان کو ملامت کی آخری تین روز ہمارا ہوٹل ملاقات کرنے والوں کے ہجوم سے ہر وقت گھرا رہتا تھا۔ جو خواہشمندان ملاقات میرے کمرے میں بیٹھنے کے لئے جگہ نہ پا سکتے تھے۔ وہ میرے رفقاء کے ارد گرد جمع ہوجاتے تھے۔ آخری دن صبح کے دس بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک ہمارے ہوٹل میں ہر وقت دو سو سے لے کر سات سو تک کا مجمع رہا۔ پولیس اپنے انتظام میں صرف چند شخصوں کو ہوٹل کے اندر باری باری آنے کی اجازت دیتی تھی۔ ہم دمشق سے بہت سویرے روانہ ہوئے۔ تاہم قریباً دو سو آدمی دور دور سے ہمیں الوداع کہنے کے لئے جمع ہوگئے۔ اور بڑے تپاک سے ہماری مشایعت کی۔ کثرت سے لوگ سٹیشن تک آئے۔ اگر یہاں مشن کھولا جائے۔ تو صدہا آدمی فوراً جماعت میں داخل ہونے کے لئے تیار معلوم ہوتے ہیں ؎

(۵) (ا) جس قدر روپیہ میرے نام کا بینک میں جمع ہے وہ لنڈن نیشنل بنک کی طرف بذریعہ تار منتقل کردیا جائے۔
(ب) میرے رفقاء کے لئے بھی جس قدر روپیہ آسانی سے بھیجا جاسکے۔ روانہ کردیا جائے۔ اور ہر ایک قسم کی تعداد سے علیحدہ علیحدہ اطلاع دیں ؎

(۶) خلیفہ تقی الدین کو یکم ستمبر تک روانہ ہوجانا چاہیئے۔

اس کے بعد جناب نیّر صاحب اپنی طرف سے اطلاع دیتے ہیں:۔

"مندرجہ بالا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح نے بذریعہ خط مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ میں بذریعہ تار اُسے آپ تک پہنچا دوں حضرت امام ۲۲ ؍ اگست لنڈن پہنچیں گے (انشاء اللہ) لنڈن کے اخبارات آپ کی آمد کے متعلق اچھے اچھے نوٹ شائع کر رہے ہیں۔ استقبال کا انتظام ہو رہا ہے۔ آپ کا تار (یہ وہ تار ہے۔ جو قادیان سے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پروفیسر نیّر کے نام بھیجا تھا کہ جس وقت حضور انگلستان کے ساحل پر قدم رکھیں۔ یہ تار پیش کردیا جائے جس میں لنڈن بخیریت پہنچنے کی جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد عرض ہے) حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آپ کے اترنے پر پیش کردیا جائیگا۔

سلسلہ احمدیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مضمون

لنڈن کی مذہبی کانفرنس کے متعلق

اخبار سٹیٹسمین کلکتہ کا تار

کلکتہ کے مشہور و معروف انگریزی اخبار سٹیٹسمین ۲۱ ؍ اگست ۲۴ء میں اس کے خاص نامہ نگار مقیم لنڈن کا ۱۸ ؍ اگست کا حسب ذیل تار شائع ہوا ہے:۔

"سلطنت برطانیہ میں بسنے والے تمام مذاہب کے معتقدین کا ۲۲ ؍ ستمبر سے ۳ ؍ اکتوبر تک زیر ہدایات مشرقی علوم کی درس گاہ لنڈن کانفرنس میں اجتماع ہوگا۔ اور خاص کر ہندو اور مسلمانوں کے عقاید کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ہندوؤں کو پروگرام کانفرنس میں پہلا وقت دیا گیا ہے۔ اور دوسرے دن اسلام میدان میں نکلیگا۔ دوسرے دن کے متعلق ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اس دن بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح بشیر الدین پنجاب کی طرف سے سلسلہ احمدیہ پر مضمون ہوگا۔ جو اگلے ہفتہ میں لنڈن میں تشریف لانیوالے ہیں" ؎

(ایڈیٹر) اس تار کی اطلاع بذریعہ برادر سید فضل الرحمان صاحب منصوری حاصل ہوئی ؎

پیغامیوں کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

جماعت احمدیہ بنگہ

(۱) یہ جماعت غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" کے ان مضامین کو جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف شائع ہوئے ہیں۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

(۲) یہ جماعت پیغام صلح کے اس الزام کی کہ حضور کے ولایت کے سفر کا بوجھ جماعت احمدیہ پر پڑا ہے۔ تردید کرتی ہوئی اظہار نفرت کرتی ہے ؎

(۳) یہ جماعت پیغام کے اعتراضات کو ایک لغو حرکت خیال کرتی ہے چندہ دینے والے ہم۔ کام کرنیوالے ہم۔ مشورہ دینے والے ہم۔ ایسی حالت میں کسی غیر کا اعتراض کرنا محض حماقت ہے۔

(۴) یہ جماعت اخبار الفضل قادیان کے تمام مضامین سے جو ان اعتراضات کی تردید میں شائع ہوئے ہیں۔ بکلی اتفاق کرتی ہے ؎ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر ؎

جماعت احمدیہ چنگا بنگیال

مورخہ ۱۰ ؍ اگست ۲۴ء کو مولوی محمد فضل خان صاحب امیر و سکرٹری جماعت احمدیہ چنگا بنگیال کی صدارت میں حسب ذیل ریزولیوشنز بہ اتفاق جماعت پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ چنگا بنگیال ان تمام ناپاک الزامات و تہمات کو جو پیغام صلح میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر یورپ کے متعلق شائع کئے گئے۔ سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ چنگا بنگیال ان مضامین سے اتفاق رکھتی ہے جو الفضل اخبار کی گذشتہ اشاعتوں میں بجواب پیغام شائع ہوئے ہیں اور انکو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

محمد فضل سکرٹری جماعت احمدیہ چنگا بنگیال

جماعت احمدیہ دوسوہا

جماعت احمدیہ انجمن دوسوہا کانٹھاں اور اجمیر بہ اتفاق رائے ان ریزولیوشنوں کے ساتھ پورا پورا اتفاق ظاہر کرتی ہے۔ جو قادیان دار الامان۔ لاہور اور راولپنڈی وغیرہ مقامات میں اخبار پیغام (جنگ) لاہور کے متعلق اظہار ناراضگی اور نفرت کے لئے پاس کئے گئے ہیں۔

غلام محی الدین سب انسپکٹر پنشنر احمدی
پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ دوسوہا کانٹھاں
ضلع ہوشیارپور

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ
اور
جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین

(نمبر ۱)

اگرچہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے اس مضمون کے جواب میں جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے متعلق لکھا۔ "الفضل" میں نہایت زبردست مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن بعض باتیں مجملاً بیان ہوئی ہیں۔ اسلئے ان کے متعلق کچھ مزید عرض کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

نہ معلوم وہ کونسے احمدی تھے۔ جنھوں نے جناب مولوی صاحب موصوف کو اس مضمون کی طرف توجہ دلائی۔ جو "پیغام صلح" میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر کے متعلق نکلا۔ اگر کسی نے اس مضمون کو پایہ تہذیب و شرافت سے گرا ہوا سمجھ کر اس خیال سے کہ جناب مولوی صاحب شاید بلحاظ شرافت اسے پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھیں۔ ان کی توجہ اس کی طرف مبذول کرانی چاہی۔ تو اب اسے مولوی صاحب کا مضمون پڑھکر اپنی غلطی اور کم فہمی کا ثبوت مل چکا ہوگا۔ اور اسپر واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ "امیر غیر مبایعین" حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق کینہ و حسد رکھنے اور سب و شتم کرنے میں اپنے ہم خیالوں سے کم نہیں۔ بلکہ بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ان سے ان کے احباب کے غیر شریفانہ سلوک کے متعلق ناپسندیدگی کی توقع رکھنا اپنے آپ کو سخت غلطی میں مبتلا کرنا ہے۔ جس میں پڑنے سے آیندہ احتیاط ہونی چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے ؎

جب توقع ہی اُٹھ گئی اسد
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

جناب مولوی محمد علی صاحب کی خوش کلامی کا نمونہ

جناب مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں معصومیت کے علاوہ مظلومیت کا نقاب اوڑھ کر اپنے آپ کو اس طرح پیش کیا ہے کہ:۔

"میاں صاحب کے اخبار الفضل میں مجھے اور میرے بعض احباب کو بُرا کہا جاتا ہے۔ اور دشمن سلسلہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور جناب میاں صاحب نے بھی ان گالی دینے والوں کی پیٹھ ہی ٹھونکی تھی۔ اور ہمارے احباب کا ذکر جو ان کے جلسہ سالانہ پر پیغام مصالحت لے کر گئے تھے اپنے ایک لیکچر میں ان الفاظ میں کیا تھا۔ کہ پیغامی یہ پیغام لیکر آئے ہیں۔ مگر ان سے ہوشیار رہو۔ کہ بعض وقت شیطان بھی فرشتہ کے لباس میں آجایا کرتا ہے۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود میں اپنے احباب کو وہی کہوں گا جو ہمیشہ کہتا رہتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے یہ موزوں نہیں کہ ہم ان باتوں کا بدلہ لیں۔ اور سخت کلامی کا جواب سختی سے دیں ...... ہمیں سخت کلامی سنکر بھی وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ہمیں ہدایت کی ہے۔"

ان الفاظ میں ایک طرف تو یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مبایعین اور امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی صاحب اور ان کے احباب کو بُرا کہا جاتا اور گالیاں دی جاتی ہیں اور دوسری طرف یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے نہ صرف یہ کہ کبھی امام جماعت احمدیہ اور مبایعین کے متعلق بدزبانی نہیں کی۔ انہیں گالیاں نہیں دیں ان کے خلاف بیہودہ سرائی نہیں کی۔ بلکہ جناب مولوی صاحب "ہمیشہ" انہیں یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ سخت کلامی کا جواب بھی سختی سے نہیں دینا چاہیئے۔ اور "سخت کلامی سنکر بھی وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ہمیں ہدایت کی ہے۔"

لیکن سخت کلامی سنکر ہمیشہ نرم گوئی کا دوسروں کو وعظ کرنیوالے جناب مولوی محمد علی صاحب کے اس وعظ کا ہمیشہ سے جو اثر ان کے احباب پر ہوتا رہا۔ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خود جناب واعظ صاحب اسپر کہاں تک عمل کرتے رہے ہیں۔

اس وقت میں جناب مولوی صاحب کی دیگر تمام تحریروں اور تقریروں کو چھوڑتا ہوا ان کے ایک چھوٹے سے ٹریکٹ کو جس کا نام "مرآۃ الحقیقت" ہے۔ لیتا ہوں۔ اور اس میں سے بھی صرف چند الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق پیش کرتا ہوں:۔

صفحہ ۳۰۔ "آپ خود گویا خدا بننا چاہتے ہیں کہ وہ بھی مصلحتاً روک سکتا ہے۔ اور آپ بھی مصلحتاً روک سکتے ہیں۔"

صفحہ ۳۲۔ "میاں صاحب بکوم کوئی بات تو آپ صاف کہیں۔ خدا شاہد ہے۔ میں ہنسی نہیں کرتا۔ مجھے اسپر رونا آتا ہے۔ کہ مذہب کو آپ نے ایک کھیل کی صورت کیوں دے رکھی ہے۔"

صفحہ ۶۲۔ "میاں صاحب! یہ آپ کس راہ پر پڑے ہیں۔ اگر ان الفاظ کے لکھتے وقت کوئی خاص خیال آپ کے سر میں تھا۔ تو اس کو بھی واضح کر دیتے۔"

صفحہ ۶۸۔ "یہ تحریف کیوں کی گئی۔ محض اسلئے کہ یہ بات بن جائے۔"

صفحہ ۷۹۔ "کیا حضرت کے خط کی قدر آپ کے نزدیک ان لغو خطوط کے برابر تھی۔ جو آپ کو جلسہ کے دنوں میں سینکڑوں کی تعداد میں ملتے ہیں۔ اور کیا آپ انکی ایک روپیہ کے نوٹ کے برابر بھی عزت نہ کر سکے۔ جو محفوظ ہو کر آپ کی جیب میں چلا جاتا ہے۔"

"وقت پر بازی لے جانے کے لئے آپ ان امور کی قدر اتنی ہی کرتے ہیں جیسے ایک تاش کھیلنے والا تاش کے پتوں کی قدر کرتا ہے۔"

صفحہ ۸۱۔ "وہ چالاک لوگ جو آپ کو دھوکہ دے لیتے ہوں بیشک خطرناک دشمن اسلام ہیں۔ مگر آپ خود بھی ان کی باتوں کا بغیر سوچے سمجھے تتبع کر کے اپنے آپ کو اسی الزام کے نیچے لا رہے ہیں۔"

صفحہ ۸۲۔ "اسلام میں آپ ایک خطرناک فتنہ پیدا کر رہے ہیں۔"

صفحہ ۸۴۔ "میں نے دکھانا صرف یہ ہے کہ آپ اپنی غرض کے لئے کیا کیا کچھ کر لیتے ہیں۔ شاید ان لوگوں میں جن کو شر من تحت ادیم السماء ہم قرار دیتے ہیں ایسی جرأت کرنیوالے کم ہی ہونگے۔"

"اگر کوئی دوسرا شخص اس قسم کی گری ہوئی کارروائی کرے۔ تو آپ اسپر کیا فتویٰ دینگے۔ لیکن آپ چونکہ خلیفہ ہیں۔ اس لئے تمام دنیا کے قوانین سے شاید مستثنیٰ ہیں۔"

"آپ سب کچھ یہ عمداً کر رہے ہیں۔ اور پھر اسپر اصرار کر کے عمداً ایک جماعت کو ضلالت کے گڑھے میں گرا رہے ہیں۔"

صفحہ ۸۰۔ "آپ نے اس مسئلہ میں بہت سی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔"

صفحہ ۸۸۔ "معتبر شہادت کے ہوتے ہوئے بغیر آپ کی حلف کے میں اس بیان کی صداقت پر یقین نہیں کر سکتا۔"

یہ ہے جناب مولوی محمد علی صاحب کی خوش کلامی، نرم گوئی اور اس طریق کی پابندی جس کی ہدایت خدا تعالیٰ نے انہیں کی ہے اور جس پر کاربند رہنے کے لئے وہ ہمیشہ اپنے احباب کو کہتے رہے ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ جن لوگوں کے "امیر" کی یہ حالت

ہو۔ کہ وہ ایک ایسے انسان کو بھی شرافت تہذیب سے مخاطب کر سکتا ہو۔ جو اس کے مرشد اور آقا کا پسر موعود ہونے کے علاوہ جماعت کے کثیر حصہ کا مذہبی اور روحانی پیشوا ہے۔ وہ کس منہ سے اپنے احباب کو ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ ہمیشہ یہ کہہ سکتا ہے کہ "ہمارے لئے یہ موزون نہیں۔ کہ ہم ان باتوں کا بدلہ لیں اور سخت کلامی کا جواب سختی سے دیں" جبکہ وہ خود کسی سخت کلامی کے جواب میں نہیں۔ بلکہ اپنی فطرت اور عادت سے مجبور ہو کر افسوسناک بدزبانی کرتا ہو۔ پس جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ ادعا محض باطل ہے جس کا ثبوت ان کے اس وقت تک کے طرز عمل سے نہایت صفائی کے ساتھ مل رہا ہے ؞

اس ادعا کے باوجود چونکہ جناب مولوی صاحب موصوف اپنی اور اپنے احباب کی ان بدزبانیوں اور بیہودہ سرائیوں سے خوب واقف تھے۔ جو امام جماعت احمدیہ اور جماعت کے متعلق وہ کرتے رہے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنی صفائی میں یہ عذر پیش کرنا پڑا۔ کہ

"میاں صاحب نے چونکہ اپنی جماعت میں پیری مریدی کا خطرناک رنگ پیدا کر دیا ہے اس لئے محض اظہار واقعات کو بھی بعض وقت میاں صاحب کے مریدین میاں صاحب کی ہتک سمجھ کر ہم پر یہ الزام دیتے ہیں کہ تم میاں صاحب کو برا کہتے ہو"

لیکن میں پوچھتا ہوں۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے احباب کی بدزبانیوں پر یہ کہنا کہ "تم میاں صاحب کو برا کہتے ہو" پیری مریدی کے خطرناک رنگ کا ثبوت ہے۔ تو جناب مولوی صاحب ہی فرمائیں۔ اظہار حقیقت کے متعلق آپ کے یہ کہنے سے کہ "میاں صاحب کے اخبار الفضل میں مجھے اور میرے بعض احباب کو برا کہا جاتا ہے" کس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کیا آپ بھی کسی پیری مریدی کے چکر میں پڑے ہوئے اور اس کے خطرناک رنگ میں رنگے جا رہے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے متعلق کوئی تردد کرنے کی بجائے آپ اپنی فکر کیجئے ؞

رہی یہ بات کہ "محض اظہار واقعات" کو ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہتک سمجھ کر آپ پر اور آپ کے احباب پر بدزبانی کا الزام دیتے ہیں۔ مولوی صاحب! دروغ گوئم بر روئے تو اسی کو کہتے ہیں۔ مہربانی فرما کر ذرا ان سطور میں سے جو میں آپ کی تحریر سے اوپر نقل کر آیا ہوں۔ یہ تو بتائیے کہ ان میں کون سے واقعات کا اظہار کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) کب خدا بننا چاہا کہ آپ نے لکھا "آپ خود گویا خدا بننا چاہتے ہیں" بحر خیال" کے لئے "سر" کا لفظ استعمال کرنا۔ تحریف کا الزام لگانا۔ ایک روپیہ کے نوٹ کا طعنہ دینا۔ تاش کھیلنے والا بتانا۔ دشمن اسلام قرار دینا۔ خطرناک فتنہ پیدا کرنیوالا کہنا۔ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ٹھہرانا۔ گری ہوئی کارروائی کرنیوالا اور غلط بیانیوں سے کام لینے والا کہنا کیا یہی وہ اظہار واقعات ہے۔ جس کے متعلق آپ نے "محض" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ آپ کے اس ارشاد کو۔ اگر غلط بیانی اور دھوکہ دہی کہا جائے۔ تو یہ "محض اظہار واقعہ" ہو سکتا ہے۔ کیا میں امید کروں۔ کہ اس پر آپ اور آپ کے ساتھی آپ کی ہتک سمجھ کر مجھ پر یہ الزام نہیں دینگے۔ کہ تم نے ہمارے امیر صاحب کو برا کہا ہے۔ کیونکہ یہ میں نے ایسے واقعہ کا اظہار کیا ہے۔ جس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اور بقول جناب مولوی محمد علی صاحب "اظہار واقعات گو اعتراض کے رنگ میں بھی ہو۔ قوم کے لئے ایک برکت اور رحمت ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ کی مخالفت کی وجہ

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یورپ تشریف لے جانے کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ اس پر انہیں کوئی اعتراض نہیں۔ بلکہ ایک گونہ خوشی ہے جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں دنیا میں چلنے پھرنے کو میاں صاحب کے لئے مفید سمجھتا ہوں۔ مختلف قسم کے لوگوں سے ملکر انسان کے دل میں ایک وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اور گھر میں بیٹھ کر جب چاروں طرف ہاں میں ہاں ملانے والے ہی ارد گرد ہوں۔ تو تنگدلی بڑھتی چلی جاتی ہے"

اگر مولوی صاحب براہ مہربانی تو ہمیں کہنے دیں یہ صرف ان کے کہنے کی باتیں ہیں [illegible]

ان کے دل میں اس سفر نے ایسی جلن اور سوزش پیدا کر دی ہے جو تمام عمر ان کے لئے مصیبت خیز اور رنج افزا رہیگی۔ وہ منہ سے تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس سفر کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلب میں وسعت پیدا ہونے کا باعث سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں انہیں یہ حسد ہے کہ یورپ میں آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام کیوں بلند ہو۔ اور کیوں ان ممالک کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود کے قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔

یہ میں یونہی نہیں کہہ رہا۔ جناب مولوی صاحب موصوف جس انجمن کے پریزیڈنٹ ہیں۔ انکی طرف سے پیغام اخبار (۲۱ اگست سنہ ۲۴ء) میں جو اعلان مسیح شدہ صورت میں شائع ہوا ہے۔ اس میں صاف طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ:۔

"وہ حصہ جماعت جس کی نمائندگی پیغام صلح کرتا ہے۔ وہ میاں صاحب کے سفر یورپ کو ہرگز بنظر استحسان نہیں دیکھتا۔" کیوں اس لئے کہ:۔

"وہ فرقہ آرائی کے رنگ میں ممالک یورپ میں اسلام پیش کرنا اسلام کے لئے سم قاتل ہے۔ ہمارے مشنری مثلاً خواجہ کمال الدین و مولوی صدر الدین وغیرہ جو ان میدانوں کا سالہا سال سے تجربہ رکھتے ہیں ذاتی علم کی بنا پر یہی رائے رکھتے ہیں کہ فرقہ کا نام لینا مغربی ممالک کو اسلام سے متنفر کرنا ہے۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ ایک ایسے موقعہ پر جیسے کانفرنس مذاہب ویمبلے ہے۔ جہاں تمام دنیا کے نمائندے موجود ہونگے۔ اسلام کی یہ تصویر جناب میاں محمود احمد صاحب نے پیش کی۔ تو ایک مدت دراز تک مشنری کا کام ان ممالک میں بیسود ہوگا اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس سفر کے خلاف آواز اٹھائیں"

یہ اعلان نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کو نمایاں کر رہا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا غلط ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر یورپ کو اس لئے مفید سمجھتے ہیں کہ اس سے انہیں آپ کے دل میں ایک وسعت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ یا پھر جس "حصہ جماعت کی نمائندگی" کا انہیں فخر حاصل ہے۔ وہ ان کے اس خیال کو پائے استحقار سے ٹھکرا رہی ہے۔ اور اس طرح ان کی غلط بیانی کو ان پر واضح کر رہی ہے۔ جس کی اجازت انہوں نے خود دے رکھی ہے جیسا کہ وہ اپنے مضمون میں ارقام فرماتے ہیں:۔

"میں خود نہ کسی دوسرے سے جو مجھ سے تعلق رکھتا ہے اس بات کو برا منا تا ہوں کہ وہ میری کسی غلطی کو دیکھ کر اس کی اطلاع مجھے دے اور نہ ہی اس بات کو برا سمجھتا ہوں۔ بلکہ اسے ضروری خیال کرتا ہوں"

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جناب مولوی صاحب کسی غلطی کی اطلاع دینے کو ہی ضروری سمجھتے ہیں۔ یا اس کی اصلاح کو بھی ضروری خیال فرماتے ہیں۔ اگر اصلاح کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ بلکہ اپنی غلطی کی اطلاع پا کر آگ بگولا ہو جاتے ہیں جیسا کہ ان کے متعلق سنا گیا ہے تو ان کا مذکورہ بالا دعویٰ باطل ہے۔ اور اگر اصلاح کرتے ہیں تو براہ مہربانی مطلع فرمائیں کہ آج تک ان سے تعلق رکھنے والوں نے انہیں کتنی غلطیوں کی اطلاع دی۔ اور انہوں نے اپنی کس قدر غلطیوں کی اصلاح کی۔ مجھے تو اس قسم کی ایک مثال بھی یاد نہیں حالانکہ ہم متعدد غلطیوں کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور اب بھی اس کیلئے تیار ہیں۔ اسکی وجہ شاید یہ ہو کہ ہمیں جناب مولوی صاحب اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے نہیں سمجھتے ؞

خیر یہ تو امیر اور ان کے "احباب" کی باتیں ہیں۔ مجھے اسوقت بتانا یہ ہے کہ جناب مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر یورپ کے خلاف جو بیہودہ سرائی شروع کر رکھی ہے۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ مغربی ممالک میں حضرت مسیح موعود کا ذکر بلند ہو۔ انہیں یہ گوارا نہیں کہ آپ نے اسلام کے جس نورانی چہرہ کو نمایاں کیا ہے۔ اس کا جلوہ یورپ دیکھے! انہیں یہ پسند نہیں کہ آپ نے اسلام کی جن صداقتوں کو زندہ کیا ہے۔ ان سے یورپ کے لوگ مستفیض ہوں۔ انکی یہ منشاء نہیں۔ آپ نے قرآن کریم کے جو حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں ان سے ترقی یافتہ دنیا آگاہ ہو۔ اور انتہائی ظلم وستم یہ کہ وہ نہیں چاہتے۔ کہ عیسائی ممالک اس روحانی آب حیات سے زندگی حاصل کریں۔ جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے پیاس سے تڑپتی ہوئی دنیا کے لئے نازل کیا۔ اسی لئے وہ احمدیت کا نام فرقہ بندی رکھتے اور اسے یورپ کے لئے سم قاتل قرار دیتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح

ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ اگر احمدیت کا ذکر فرقہ بندی ہے۔ اور یورپ کے لئے سم قاتل۔ تو اس کے لئے خدا تعالیٰ کے خلاف آواز اٹھاؤ۔ جس نے حضرت مسیح موعود کو احمدیت کی بنیاد رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور جس نے تمام دنیا میں احمدیت کی اشاعت کو فرض قرار دیا۔ تم ہمارے سامنے خواجہ کمال الدین اور مولوی صدرالدین کا یہ خیال پیش کرتے ہو۔ کہ یورپ میں احمدیت کا ذکر کرنا لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنا ہے۔ مگر ہم جنہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کے منہ سے یہ سنا ہے۔ کہ ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت پھیل جائیگی۔ ان لوگوں کے خیال کی کیا حقیقت سمجھتے ہیں۔ جو زر پرستی کیلئے حضرت مسیح موعود کے صریح احکام کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں۔ اب جبکہ امام جماعت احمدیہ یورپ روانہ ہو چکے ہیں۔ تمہارے یہ کہنے سے کہ ہم انکے سفر کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے۔ کیا بن سکتا ہے۔ اور یورپ میں احمدیت کی اشاعت کیلئے جو کچھ کیا جائیگا۔ وہ کیونکر رک سکتا ہے۔ کیا پیغام صلح میں درشت کلامی تمسخر اور استہزاء سے کام لیکر تم سمجھتے ہو۔ کہ یورپ میں تبلیغ احمدیت کو روک دوگے۔ اور مغربی ممالک میں حضرت مسیح موعود کا نام نہیں پھیلنے دوگے۔ اس خیال کو تمہیں دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ احمدیت انشاء اللہ ضرور دنیا میں پھیلیگی۔ اور ضرور پھیلے گی۔ تم اور تمہارے جیسے تمام دشمنان احمدیت ناکام و نامراد رہیں گے۔

جناب مولوی صاحب۔ یا ان کے ساتھی یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نے ان عقائد کا ذکر ولایت میں کرنا سم قرار دیا ہے۔ جو جماعت مبائعین کے ہیں۔ کیونکہ خواجہ صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کی شہادت انہوں نے اس امر کی تصدیق میں پیش کی ہے۔ کہ "فرقہ کا نام لینا (یعنی احمدیت کا ذکر کرنا) مغربی ممالک کو اسلام سے متنفر کرتا ہے"۔ اور ان کے دو کنگ کے مبلغوں کا بشمول خواجہ صاحب اور مولوی صاحب مذکور آجتک یہی طرز عمل رہا ہے۔ کہ یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ کا قطعاً ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر آپ لوگ ولایت میں ان عقائد کی تبلیغ کرتے۔ جو احمدیت کی طرف منسوب کرتے ہو۔ اور جنمیں مبائعین سے اختلاف بتلاتے ہو۔ مثلاً تم اہل مغرب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد ہی منواتے۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ولایت تشریف لیجانے پر تمہیں خطرہ پیدا ہوا ہے۔ کہ آپ اسلام کی ایسی تصویر پیش کرینگے جس سے ایک عرصہ دراز تک مشنری کا کام ان ممالک میں بے سود ہوگا۔ لیکن جبکہ آپ لوگ ان ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تک نہیں کرتے۔ اور آپکا وہ درجہ بھی منوانے کی ضرورت نہیں سمجھتے جسکے ماننے کا خود آپ لوگوں کو ادعا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اسوقت آپ لوگوں کی مخالفت کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ احمدیت کا ذکر کیوں ولایت میں ہو۔ کیوں ان ممالک میں حضرت مسیح موعود کا نام پیش کیا جائے۔ آہ آپ لوگ احمدی کہلا کر احمدیت کیلئے بدترین دشمن ثابت ہو رہے ہیں۔

احمدیان ماریشس کا اخلاص نامہ

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جناب ابو عبید اللہ حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی شہید ماریشس محترم مولوی عبید اللہ صاحب کے اہل و عیال کو لانے کے لئے ماریشس گئے تھے۔ ان کی واپسی پر احمدیان ماریشس نے حسب ذیل اخلاص نامہ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ارسال فرمایا۔ چونکہ حضور سفر میں ہیں۔ اسلئے بذریعہ اخبار حضور کی خدمت میں پہنچایا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

قبول فرما اے ابن رسول اللہ۔ اے لخت جگر مسیح موعود و مہدی معہود ہم احمدیان ماریشس کی طرف سے جو ہزاروں میلوں پر ہیں۔ قبول فرما ہمارا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

ہمارے پاس زبانیں کہاں ہیں۔ کہ ہم شکر کر سکیں پروردگار کا اور ہمارے اقلام میں سکت کہاں ہے۔ کہ سپاس اور حمد بیان کر سکیں ذات باری تعالےٰ کی۔ قلمیں ٹوٹ جائیں۔ اور سیاہی کے بحار خشک ہو جائیں۔ تو بھی حمد باری تعالےٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ پیارے مولا تو نے ہمیں پیدا کیا۔ ہم کچھ نہ تھے ہمیں ہویدا کیا۔ تیرے فضل نے ہمیں انسان بنایا۔ تیری رحمت سے ہمیں قرآن ملا۔ اور رسول انس و جان عطا ہوا تیرے فضلوں کو کون گن سکتا ہے۔ وہ لا تعد و لا تحصیٰ ہیں۔ ہمیں احمد جیسا مسیح موعود دیا۔ اور فضل عمر جیسا خلیفۃ المسیح عطا فرمایا۔ یہ سب تیرے فضل و عنایات ہیں۔ اگرچہ ہم گمنامی کے جزیرہ صغیرہ میں سکونت پذیر ہیں۔ مگر تو نے ہمیں مسیح موعود کے اصحاب سے ملایا۔ اور مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہونے کا شرف بخشا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اے فضل عمر تو بے شک فضل عمر ہے۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی رسول اللہ تھے۔ ایسا ہی تو خلیفۃ المسیح ثانی ہے۔ جیسے ان کے عہد میں اسلام ملک عرب سے باہر نکل کر دنیا میں پھیلا۔ ایران۔ شام۔ اور مصر میں داخل ہوا ایسے ہی تیرے عہد میں ہندوستان سے باہر احمدیت پھیلی۔ اور تو نے مسیح موعود کی پیشگوئی پوری کر دی۔ جو کہ سبز اشتہار میں ہے۔ تیرے ذریعہ ممالک خارجہ میں احمدیت کے دار التبلیغ قایم ہو گئے۔ اور اکناف عالم میں احمدیت کا بیج بویا گیا۔

تیرے ہم بہت ہی شکر گذار ہیں۔ کہ سب سے پہلے اپنی خلافت میں تو نے ہماری طرف مبلغ بھیجا۔ ہمارا جزیرہ آبادی کے لحاظ سے لاہور کی آبادی کے قریباً برابر ہے۔ ہماری انجمن صرف نو سالہ بچہ ہے۔ مگر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اور حضور کی دردبھری دعاؤں کی وجہ سے ہم چالیس ہزار مسلمانوں کو دلائل کی رو سے شکست فاش دے چکے ہیں۔

پیارے امام! تجھ پر خدا کے سلام۔ ہمارے لئے دعاؤں میں کمی نہ کیجیو۔ دشمن مقابل میں بڑا زبردست ہے اور اسے اپنی دولت اور کثرت کا گھمنڈ ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ عاصی گنہگار ہیں۔ اور ہم اپنی تقصیروں کی وجہ سے اپنا نقصان کر سکتے ہیں۔ خدا بڑا رحیم اور کریم ہے۔ ہمارے لئے دعا مانگیے۔ کہ خدا ہماری زلات اور تقصیرات کی وجہ سے ہمیں اپنی مدد سے محروم نہ کرے۔

اے محمود زمانہ۔ خدا سے ہمیں مدد دلوا۔ اے فضل عمر خدا کے فضلوں کا ہمیں وارث بنا۔ یعنی حضور اپنی دعاؤں کے ذریعہ ہمیں افضال الٰہی کا وارث بنا دیجئے۔

ہم حضور کا شکریہ ادا کر سکتے ہی نہیں۔ ہمارے چھوٹے سے جزیرہ کے لئے حضور نے دو مبلغ عنایت فرمائے۔ اور یہ محض حضور کی عنایت اور خدا کا فضل ہے۔ کہ مبلغ اوّل پورے نو برس سے ہمارے پاس ہے اور [illegible] ساڑھے چھ برس ہم سے الگ ہو کر خدا کی طرف اٹھایا گیا۔ خدا اسے غریق رحمت کرے۔ حضور اس وقت مخالفین میں خاص جوش ہے۔ اور یہ جوش باران رحمت کی خبر دے رہا ہے۔ حضور کی خاص توجہ والی دعاؤں کے ہم محتاج ہیں۔

حضور کو معلوم ہے۔ کہ مقدمہ مسجد میں دو سال کے قریب جنگ جاری رہی۔ دلائل کے رو سے ہر کہ و مہ نے تسلیم کیا۔ کہ احمدی جیت گئے ہیں۔ اور چھوٹی سی جماعت پر ہزاروں روپیہ کا بوجھ پڑا۔ اور خدا نے محض اپنے فضل سے بچا لیا۔ یہ ایک بڑا حملہ تھا۔ کہ اگر خدا نے اس کو پسپا کر دیا۔ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ (۳۳-۲۵)

پھر اسی سال چھ ہفتہ کا مباحثہ ہوا۔ اسمیں بھی مخالف بھاگ نکلے۔ اور دلائل مسکتہ کی ضرب سے مقتول ہوئے۔ لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ۔ پھر انکے لیے

احمدیوں کو ان کے انشہ داروں کے ذریعہ گمراہ کرنے کے لئے اکسانگ بلاتے ہیں۔ مگر ان کے سامنے لاجواب ہو جاتے ہیں۔ اور رعوب کی اٹھاتے ہیں۔ یہ سب خدا کے وعدے ہیں۔ جو مسیح کے ساتھ خدا نے کئے تھے۔ اور وہ اب پورے ہو رہے ہیں۔ اور حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔

ہمیں یقین کامل ہو چکا ہے۔ کہ اسوقت ادیان عالم میں صرف وہی اسلام زندہ ہے۔ جسکو احمد قادیانی قرآن اور حدیث سے پیش کر رہے ہیں۔ اسکے سوا اغیار کا اسلام نام کا اسلام ہے جسکو خود رسول کریمؐ اپنی زبان مبارک سے کہ یبقی من الاسلام الا اسمہ فرما چکے ہیں۔ آریہ۔ عیسائی۔ احمدی کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔

ماریشس کی تمام جماعت حضور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ حضور نے ہمارے تین مبلغین کی تعلیم کا مفت بندوبست کیا دو تو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اور ایک فارغ التحصیل ہو کر مولوی فاضل بن کر آگیا ہے۔

اے بشیر الدین ہم آپ کے شاکر ہیں اور آپ ہمارے مشکور ہیں۔ ہمیں تو نے اندھیروں سے نکالا ہم مردے تھے۔ ہم کو زندہ کیا۔ ہم اندھے تھے۔ تو نے ہمیں نور بخشا۔ ہم نے حافظ غلام رسول صاحب کو اپنا نمائندہ بنا کر حضور کے سامنے اپنے ان ٹوٹے پھوٹے خیالات عقیدت کا اظہار کر دیا ہے۔ ہیں ہم حضور کا ادنے ترین غلام (حافظ صوفی) غلام محمد (بی۔ اے) احمدی مبلغ اسلام ماریشس منجانب احمدیان ماریشس۔

خاندان بھنو و احمدیان سینٹ پیر کا اخلاص نامہ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سینٹ پیر وہ مقام ہے۔ جہاں شہید مرحوم مولوی عبید اللہ صاحب تعینات تھے۔ وہاں کا ایک معزز خاندان سارے کا سارا احمدی ہے۔ اس نے نیز وہاں کے احمدیوں نے حسب ذیل اخلاص نامہ بحضور حضرت خلیفہ ثانی بھیجا۔ (ایڈیٹر)

حضور عالی۔ سب سے پہلے ہم حضور کی خدمت میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کا تحیہ پیش کرتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضور والا! من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ ہم حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ہماری طرف مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم جیسا عالم باعمل انسان بھیجا۔ جس کی وجہ سے ہم میں قرآن شریف کا علم پھیلا ہے۔ اور کسی قدر اردو بھی آگیا۔ ہماری غفلت یا بدنصیبی کہ ہم نے ان سے اتنا فائدہ نہ اٹھایا۔ جتنا ہمیں اٹھانا چاہیئے مگر پھر بھی ہم نے بہت فائدہ اٹھایا۔

ہماری دو لڑکیوں نے قرآن باترجمہ ختم کیا۔ اور بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں نے قرآن شریف ناظرہ ختم کیا۔ اور چند ایک لڑکے اور لڑکیاں کئی کئی پارے ترجمہ پڑھ چکے ہیں۔ اور احمدیت کے دلائل سے ہم بفضل اللہ بہت واقف ہو گئے ہیں۔

ہم حضور کا مکرر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ حضور نے حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی جیسا لائق حافظ اور فاضل عالم باعمل اصحاب مسیح میں سے ہماری طرف بھیجا۔ ہم ان کی زیارت سے بہت مسرور ہوئے۔ دل نہیں چاہتا۔ کہ وہ واپس جائیں۔ مگر چونکہ وہ ٹھہرنے کے لئے نہیں آئے۔ اس لئے بیوہ مرحوم شہید اور ان کے بچوں کو لے کر کل جہاز پر سوار ہوں گے۔ خدا کرے۔ کہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم کے پس ماندگان حضور کے پاس صحیح سلامت پہنچ جائیں۔ حضور ہم سے جہاں تک ہو سکا۔ ہم نے ان کی خدمت میں کمی نہیں کی۔ حضور ہمارے لئے دعا مانگئے۔ کہ ہماری فروگذاشتوں پر اللہ تعالیٰ درگذر فرما دے۔

ہماری روحانی ترقی کے لئے خصوصاً حضور توجہ سے دعا فرما دیں۔ ہم سب بھائیوں کے لئے اور ہمارے بزرگ والد کے لئے حضور ضرور دعا فرما دیں۔ کہ خدا ہم کو احمدیت میں زندہ رکھے۔ اور احمدیت پر ہی وفات دے۔ اور قیامت میں احمدیوں کے گروہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں احمد کے ساتھ ہمارا حشر ہو۔ ہماری اولاد احمدیت میں پلے۔ اور اسی میں ان کا جینا اور مرنا ہو۔ حضور ہمارے خاتمہ بالخیر کی دعا ضرور فرماتے رہا کریں۔

حضور کے مبلغ یہاں نہ پہنچتے۔ تو خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا۔ مسلمانوں کی ابتر حالت سے اسلام سے نفرت ہوتی جا رہی تھی۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ احمدیت نے حقیقی اسلام بتا کر گمراہی کے گڑھے سے نکال لیا۔ ہمیں اب سمجھ آگیا کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ قرآن شریف ہی زندہ کتاب اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی اور زندہ رسول ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زندہ معبود برحق ہے۔

اے پسر موعود فضل عمر مصلح موعود ہمارے لئے دست دعا اٹھا۔ اور ہمارے تزکیہ نفوس کے لئے خاص دعائیں فرما۔ تیری دعائیں خاص قبولیت کا درجہ درگاہ ایزدی میں رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور پر اور حضور کی آل پر اور حضور کے برادران پر اور حضور کے اعوان و انصار پر اور حضور کے مبایعین اور مریدین پر خاص خاص برکات اور رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ سلامت بر تو اے مرد سلامت و السلام۔

ہم ہیں۔ حضور کے کمترین غلامان۔

(۱) بھنو سردار۔ (۲) مولا بخش بن بھنو۔ (۳) الٰہی بخش۔ (۴) روشن علی۔ (۵) عظمت علی۔ (۶) یعقوب۔ (۷) زین العابدین۔ (۸) عمر۔ (۹) عثمان و احمدیان سینٹ پیر۔

(ایڈیٹر) ان دونوں اخلاص ناموں کو پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے ماریشس کے احمدی بھائیوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور سلسلہ سے کس قدر گہرا اخلاص اور کتنی زبردست عقیدت ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے۔ جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ اور شہید مرحوم مولوی عبید اللہ صاحب کی مخلصانہ اور مومنانہ کوششوں کا۔ شہید مرحوم تو اپنا فرض ادا کرتے ہوئے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اور خدمت دین میں اپنی جان قربان کر کے ماریشس کی خاک میں سما گئے جہاں سے خدا کے فضل و کرم سے احمدیت کے خادم ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور اس فاتح اول کی روح پر فتوح پر درود بھیجتے رہیں گے۔ اور جناب صوفی غلام محمد صاحب خدا کے فضل و کرم سے فنا فی الدین ہو کر تبلیغ کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ اس جزیرہ میں احمدیت کے پودہ کو روز بروز سرسبز اور مضبوط کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ ان کے اخلاص اور ایثار میں ترقی دے۔ ان کی قربانیاں قبول فرمائے۔ ان کی اولاد کو خادم دین بنائے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو اپنے مجاہد خاوند کی خدمت اور اس کے کام میں امداد کے بدلے اجر عظیم عطا کرے۔ احباب کو ان کے لئے اور احمدیان ماریشس کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔

الفضل کی توسیع اشاعت

(۱۳ر تا ۱۸ر اگست)

(۱) منی آرڈر بھیج کر اخبار جاری کرایا۔ ۳ خریدار (۲) جن احباب نے خود اخبار جاری کرنے کے لئے وی پی کے لئے لکھا۔ ۱۴ خریدار (۳) جن احباب نے خریدار دئے۔ انکی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

چودہری فضل احمد خان صاحب قادیان ایک خریدار۔ بی۔ ایم۔ صاحبان مدراس ۱ خریدار۔ بابو حیات محمد صاحب بلانہ ۱ خریدار۔ چودہری سلطان احمد صاحب کلکتہ ۲ خریدار۔ میاں محمد دین صاحب کشمیر ۱ خریدار۔ منشی گل محمد صاحب خوشاب ۲ خریدار کل میزان ۲۵ سابق ۸۰ کل ۱۰۵ جاری ہو وی پی

مختصر ضروری خبریں

سرکاری ملازموں کی پنشنوں میں تخفیف

ایک سرکاری اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند سرکاری ملازموں کی پنشنوں کی نظرِ ثانی کر رہی ہے۔ فی الحال عارضی طور پر تمام سرکاری ملازموں کی پنشنوں میں ۵ فی صدی کی تخفیف یکم جولائی سے ہو گئی ہے۔ اس تخفیف کا اطلاق ان پنشنوں پر نہیں ہوگا۔ جو کام کی ناقابلیت کی وجہ سے دی گئی ہیں ٭

دریائے سندھ کی طغیانی سے نقصان

حکومت پنجاب نے ضلع مظفر گڑھ میں دریائے سندھ کی طغیانیوں کے متعلق ایک اعلان میں بیان کیا ہے۔ کہ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ البتہ مکانات و جائداد کو نقصان پہنچا ہے ٭

مانڈلے میں جلسوں کی ممانعت

گذشتہ فسادات کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر مانڈلے نے ایک اعلان صادر کیا ہے۔ کہ دو مہینے تک مانڈلے شہر میں ڈپٹی کمشنر کی منظوری کے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہ ہو سکے گا ٭

شملہ اور ملتان کے درمیان ٹیلیفون

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ شملہ اور ملتان کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ دونوں شہروں کے درمیان پانچ سو میل کا فاصلہ ہے ٭

مشرقی غیر ملکی اور دیسی زبانوں کے امتحانات

شملہ ۲۰ر اگست۔ حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ممتحنوں کی مجلس (کلکتہ) کی تجویز کے مطابق مشرقی۔ غیر ملکی اور دیسی زبانوں کے امتحان لاہور میں یکم۔ ۲ر اور ۳ر اکتوبر کو لئے جائینگے ٭

لارڈ لٹن کی عورتوں کے متعلق تقریر کے خلاف جلسہ

کلکتہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مسز (سروجنی) نائیڈو منعقد ہوا جس میں لارڈ لٹن کی اس تقریر کے خلاف جس میں انہوں نے عورتوں کا ذکر کیا ہے۔ اظہار ناراضگی کیا گیا ٭

لارڈ لٹن کی تائید میں جلسہ

۲۲ر اگست کلکتہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مس لیلا مکرجی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ گورنر موصوف کی تقریر کے سوراجیوں نے جو معنی لئے ہیں۔ وہ کسی صحیح تعلیم یافتہ آدمی کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتے۔ ان کا مقصد یہی ہے۔ کہ ہندوستان میں ابتری اور بدامنی پھیلے۔ اسی لئے وہ شور مچا رہے ہیں ٭

سلطنت برطانیہ میں رہنا بھی تعاون ہے۔

کانپور کی میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب میں سید حسرت صاحب موہانی نے کہا۔ میں تو ہندوستان کے لئے مکمل آزادی چاہتا ہوں۔ اور سلطنت برطانیہ کے اندر رہنا تعاون میں داخل سمجھتا ہوں ٭

بنگال میں خون ریزی کی دھمکی

۱۹ر اگست کو کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں "سرخ بنگال" کے متعلق ایک جدید اشتہار تقسیم کیا گیا۔ یہ اشتہار پہلے اشتہار سے زیادہ اشتعال انگیز ہے۔ اور پولیس افسران کو ان کے قتل کے متعلق کھلم کھلا دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اس اشتہار میں لارڈ لٹن کی ڈھاکہ والی تقریر اور چاریمنار والے مقدمہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ اشتہار میں درج ہے۔ کہ خون کے دریا بہیں گے ٭

بغاوت خوست اور روسی جرائد

لنڈن ۱۶ر اگست رویٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ غلزئی قبیلہ ایک ایسے شخص کی سرکردگی میں جو تخت افغانستان کا مدعی ہے۔ اور خوست میں باغیانہ کارروائیاں کر رہا ہے۔ مقام الشمور فتح کر لیا ہے۔ یہ مقام چھوٹا سا درہ ہے جس کا رخ ہندوستان کی طرف ہے ٭

افغانی فوجیوں کی حوصلہ افزائی

پائنیر رقمطراز ہے کہ افغانی جرائد میں سمت جنوبی کی معرکہ آرائیوں کا ذکر ہے۔ اور ان سے صاف مترشح ہوتا ہے۔ کہ خوست کی بغاوت جنوبی صوبجات کے دیگر حصص میں بھی پھیل گئی ہے۔ عساکر افغانیہ کی شجاعت کا اعتراف کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں کس قدر سخت معرکہ آرائی ہوتی رہی ہے سامیر صاحب کابل کی نوجوان ملکہ شاہ خانم نے مغربی ممالک کی تقلید میں سمت جنوبی کے ہر سپاہی کو ایک ایک طلائی سکہ اور رومال میں باندھ کر شیرینی بھیجی۔

سوڈان سے مصری بٹالین کا اخراج

خرطوم ۲۰ر اگست سوڈان اور مصر کے حکام متفقہ طور پر ریلوے بٹالین کے اخراج کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اور بٹالین کی پہلی جماعت یہاں سے روانہ ہو گئی ہے ٭

افغانستان کے خلاف بالشویکوں کی افواہیں

لندن ۱۹ر اگست ڈیلی ایکسپریس کو ماسکو سے یہ پیام موصول ہوا ہے۔ کہ تاشقند واقعہ بالشویکی ترکستان میں یہ اطلاعات پھیلی ہوئی ہیں۔ کہ کابل کو باغیوں نے گھیر رکھا ہے۔ اور یہ کہ گورنر اور فوج کا تعلق شہر کابل سے منقطع ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بغاوت تاجدار افغانستان کے خلاف کیجا رہی ہے۔ باغی چاہتے ہیں۔ کہ تخت کابل پر عبدالکریم نامی مدعی اورنگ کابل کو متمکن کریں۔

نواب صاحب بہاولپور کی توہین

بمبئی ۲۱ر اگست مسٹر بی۔ داس ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ماہ ستمبر میں منعقد ہوگا۔ یہ سوال پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ پاسپورٹ افسر نے ۱۵ر اگست کو نواب صاحب بہاولپور کی جو توہین کی ہے۔ آیا گورنمنٹ افسر مذکور کو عبرت انگیز سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے ٭

گاندھی جی کی دہلی سے روانگی

دہلی ۲۲ر اگست۔ مہاتما گاندھی دہلی سے احمد آباد روانہ ہو گئے۔ اخبار اسٹیٹسمین کے نمائندہ سے دوران گفتگو میں بیان کیا۔ کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان گفت و شنید جاری ہے۔ اور حالت امید افزا ہے ٭

انقلاب پسندوں کی بمب اندازی

کلکتہ ۲۳ر اگست گذشتہ رات گو سودیشی کپڑے کی دکان واقع مرزا پور سٹریٹ میں بمب پھینکا گیا۔ جسکی وجہ سے دکان کا ایک ملازم شدید طور پر زخمی ہوا۔ دو بنگالی جو کہ دکان سے بھاگتے دکھائی پڑے۔ انہیں راہگذروں نے پکڑ لیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دو گرفتار شدہ بنگالیوں میں سے ایک کے پاس سے پستول بھی برآمد ہوا ٭

لاہور میں اچھوتوں کے لئے آسانیاں

لاہور میں آریہ سوراجیہ سبھا کی بدولت اچھوت ادہار کا کام سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ اور ان لوگوں کو کنوؤں پر چڑھایا جا رہا ہے۔ گوالمنڈی میں پانچ اور شہر میں بھی متعدد کنوئیں ان کے لئے کھول دئے گئے ہیں۔ ہر روز جلسے منعقد ہوتے ہیں جنمیں اچھوتوں کو مساوی حقوق دینے کے لئے پرچار کیا جاتا ہے ٭

(باہتمام شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)